Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۴ محرم ۱۴۰۱ھ ۱۳ نبوت ۱۳۵۹ہش ۱۳ نومبر ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۵۸

اخبار احمدیہ

- ربوہ ۱۱ نبوت/نومبر سیدنا حضرت اقدس امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی صحت کے بارے میں محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع کے مطابق

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ ہمارا قادر و توانا خدا ہمارے محبوب آقا کو اپنی حفاظت میں خیر و عافیت سے رکھے۔ اور حضور کو ہمیشہ [illegible] کامیابی سے ہمکنار کرے۔ آمین

- حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت و عافیت سے رکھے۔ اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر قائم رکھے آمین۔

اسلام تمام عورتوں کی عزت کی حفاظت کے سامان کرتا ہے

اگر اپنی بچیوں کو دنیا کی خباثتوں سے بچانا ہے تو ان کو پردہ کراؤ

تعلیمی میدان میں حاصل ہونیوالی کامیابیوں پر ہر مرد و زن کو اللہ کے حضور جھکا رہنا چاہیئے

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے دوسرے دن حضرت امام جماعت احمدیہ کا خطاب

ربوہ ۸ نبوت/نومبر سیدنا حضور انور امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ اسلام بہنوں۔ بیٹیوں اور تمام عورتوں کی عزت کی حفاظت کے سامان کرتا ہے اور اگر بچیوں کو دنیا کی خباثتوں سے بچانا ہے تو اسلام پر عمل کر کے ان سے پردہ کرواؤ۔ حضور انور نے یہ ارشادات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے دوسرے دن یہاں دوپہر بجے سے خطاب کرتے ہوئے کہے۔

حضور نے فرمایا کہ انگلستان میں میں نے ٹی وی کے ایک پروگرام میں سنا کہ اس ملک میں ہر سال پانچ ہزار نو عمر بچیوں کو جو کہ ابھی بمشکل بلوغت کی عمر کو پہنچی ہوتی ہیں غنڈے اور بدمعاش ورغلا کر لے جاتے ہیں اور جب وہ بن بیاہی مائیں بننے لگتی ہیں تو ان کو چھوڑ کر ایسے غائب ہوتے ہیں کہ ان کا پتہ بھی نہیں چلتا۔ حضور نے لجنات کو مخاطب کرتے ہوئے خبردار فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کو اس بات کی تڑپ لگی ہوئی ہے کہ تم نے ان قوموں کی تقلید کرنی ہے تو تمہاری بچیاں بھی ایسے ہی بچے جننے لگیں گی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حالیہ دورۂ افریقہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ غانا کے شہر سالٹ پانڈ میں میں نے جو جمعہ پڑھایا۔ اس میں وہاں کے لوگوں کے اندازے کے مطابق ۵۰ ہزار احمدی موجود تھا جن میں ۲۵ ہزار عورتیں اور بچے بھی تھے۔

حضور نے فرمایا کہ اس مجمعے کے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ کے وقت کے دوران ایک بھی عورت یا بچے کی آواز نہیں آئی۔ وہ لوگ اتنے منظم اتنے باشعور ہیں اور ان کا ضمیر اتنا بیدار ہے کہ ان کو یہ اچھی طرح سے علم ہے کہ جمعہ اور دیگر دینی اجتماعوں کو پوری خاموشی سے سنا جاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بابرکت تعلیمی منصوبے کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس سال سفر پر جانے سے پہلے ایک بڑا ہی اہم منصوبہ تعلیم کے سلسلہ میں جماعت کے سامنے رکھا۔ اس کا بہت حد تک اثر بھی ہوا۔ مگر بعض لوگوں نے ابھی پوری طرح اس کی اہمیت کو سمجھا نہیں۔ حضور نے بتایا کہ ابھی پرسوں ہی ایک دوست سے جو کہ احمدی نہیں ہیں۔ اس بارے میں بات ہو رہی تھی۔ ان کو میں نے بتایا کہ اللہ اس طرح جماعت پر فضل کر رہا ہے۔ اور اسے ذہن عطا کر رہا ہے۔ اس دوست نے کہا کہ کوئی پندرہ بیس سال کے بعد کوئی جینئس پیدا ہوتا ہے۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ ان کے علم کے مطابق پاکستان بننے کے بعد صرف ایک جینئس پیدا ہوا ہے اور وہ ڈاکٹر عبدالسلام ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے انہیں کہا کہ ایم ایس سی فزکس میں پنجاب یونیورسٹی میں ڈاکٹر عبدالسلام نے جو ریکارڈ قائم کیا تھا۔ اس کو چند سال قبل ایک احمدی طالب علم نے توڑ دیا ہے۔ اس کے نمبر اتنے زیادہ تھے کہ منتظمین نے اس کا رزلٹ دو ماہ لیٹ کر دیا کہ اگر اس کو اتنے نمبر دے دیئے تو اس کا ریکارڈ کون توڑے گا۔ اور پچھلے سال ایک احمدی بچی نے اس احمدی لڑکے کا ریکارڈ بھی توڑ دیا۔

حضور نے بتایا کہ اس دوست نے جب پوچھا کہ یہ سب کچھ آپ کے ساتھ کیوں ہے تو میں نے انہیں بتایا کہ ہم اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں تو ہمیں مل جاتا ہے۔ تم نہیں مانگتے۔ تم وہ در ہی نہیں کھٹکھٹاتے تو امید کیسے ہو؟ حضور نے فرمایا کہ اس سے ہمیں یہ سبق ملا۔

(باقی دیکھیں ص۸ پر)

پندرھویں صدی کے آغاز پر صدقات دیں

احباب دعا کریں کہ اس صدی کو اللہ تعالیٰ غلبۂ اسلام کی صدی بنائے

مرکز سلسلہ ربوہ میں چودھویں صدی ہجری کے اختتام اور پندرھویں صدی ہجری کے شروع ہونے کے موقع پر تمام مرکزی ادارہ جات اور اہالیانِ ربوہ کی طرف سے اجتماعی صدقہ کا انتظام کیا گیا ہے جس کے تحت، محرم ۱۴۰۱ھ تک ایک سو ایک بکرے صدقہ کئے جائیں گے۔ تمام جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کو چاہیئے کہ وہ بھی اپنی اپنی جگہ صدقات دیں اور دعا کریں پندرھویں صدی ہجری کو اللہ تعالیٰ غلبۂ اسلام کی صدی بنائے آمین (ناظر اعلیٰ)

پبلشر: مسعود احمد: پرنٹر: سید عبدالحی: مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ: مقام اشاعت۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۵ (بابت ۲۸ تا ۳۰ جولائی ۱۹۸۰ء (قسط دوم)

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا گوٹن برگ میں ورودِ مسعود اور والہانہ استقبال

اخباری نمائندوں سے ملاقات کے دوران اسلام کی فضیلت پر گفتگو

استقبالیہ تقریب میں لبنان، ترکی، یوگوسلاویہ اور سویڈن کے باشندوں کے ساتھ تبادلہ خیالات

گوٹن برگ کے قائمقام میئر کی مشن ہاؤس میں تشریف آوری اور اہل شہر کی طرف سے حضور کا پرتپاک خیر مقدم

(الفضل کے نامہ نگارِ خصوصی کے قلم سے)

گوٹن برگ میں مسجد ناصر اور مشن ہاؤس کے گرد آج سے چند سال قبل جو باغ لگایا گیا تھا وہ بھی بہت صاف ستھرا اور خوشنما نظر آ رہا تھا۔ اس باغ کے سرے پر کار پارک کے نزدیک سویڈن کے مقامی احباب حضور کی تشریف آوری کے انتظار میں صف بستہ ایستادہ تھے ان میں مبلغ سویڈن مکرم حامد کریم صاحب، مکرم نصیر الحق صاحب، مکرم مشہود الحق صاحب اور ناروے کے شہر مالمو سے تشریف لانے والے ہمارے مصری احمدی بھائی مکرم مصطفٰی کامل خاص طور پر نمایاں تھے۔ جونہی قافلہ کی دوسری کاروں کے ہمراہ حضور ایدہ اللہ کی کار مشن ہاؤس کے باغ میں آ کر رُکی قطاروں میں کھڑے ہوئے احباب نے اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، حضرت خاتم الانبیاء زندہ باد، حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ زندہ باد، انسانیت زندہ باد حضرت امام جماعت احمدیہ زندہ باد کے پُرجوش نعرے بلند کر کے حضور کا بہت والہانہ انداز میں استقبال کیا۔ حضور نے موٹر کار سے اُترنے کے بعد جملہ احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اور ان سے بہت خوش دلی سے باتیں کیں۔ احمدی مستورات بھی خاصی تعداد میں آئی ہوئی تھیں اور مشن ہاؤس کے اندر جمع تھیں۔ حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کے اندر تشریف لے جانے پر انہوں نے آپ کا پُرتپاک استقبال کیا۔

حضور نے مشن ہاؤس کے اندر تشریف لے جانے سے قبل مبلغ انچارج احمدیہ مشن سویڈن مکرم منیر الدین احمد صاحب اور مبلغ گوٹن برگ مکرم حامد کریم صاحب کی معیت میں مسجد ناصر اور مشن ہاؤس کے دفاتر وغیرہ کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور مشن ہاؤس کی ضروریات کا جائزہ لیا اور اس بارہ میں مبلغ انچارج صاحب کو ضروری ہدایات دیں۔ مسجد اور مشن ہاؤس کے دفاتر کے معائنہ کے بعد حضور مشن ہاؤس کے باغ میں تشریف لائے اور گھاس کے قطعات، پھولوں کی کیاریوں اور درختوں وغیرہ کا معائنہ کیا۔ اور بعض نئے پھلدار درختوں کو دیکھ کر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور درختوں کی دیکھ بھال اور نگہداشت کے بارہ میں مبلغین کرام اور احباب جماعت کو ہدایات سے نوازا۔ چونکہ مسجد اور مشن ہاؤس شہر سے چند کلو میٹر کے فاصلہ پر ایک پُرفضا پہاڑی پر واقع ہیں اور وہاں سے گوٹن کی بندرگاہ اور شہر کا ایک حصہ صاف نظر آتا ہے حضور کچھ دیر اس منظر سے لطف اندوز ہوتے اور مسجد کے نہایت خوشنما جگہ تعمیر ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہے۔

۲۹ رجولائی ۱۹۸۰ء
اخباری نمائندوں کیساتھ گفتگو

حضور ایدہ اللہ کے گوٹن برگ میں ورود کے دوسرے روز یعنی ۲۹ رجولائی ۱۹۸۰ء کو وہاں کے سب سے بااثر اخبار روزنامہ "آربے تت" (ARBETET) کے دو رپورٹر اور ایک فوٹوگرافر حضور سے ملاقات کیلئے آئے۔ حضور نے سوا گیارہ بجے سے سوا بارہ بجے تک ان کے سوالوں کا جواب دیکر اسلامی تعلیم کی فضیلت پر بہت احسن پیرائے میں روشنی ڈالی۔

دورے کا مقصد

اس سوال کے جواب میں کہ یورپین ممالک کے دورے سے آپ کا مقصد کیا ہے۔ حضور نے فرمایا میرا مشن یہ ہے کہ میں یہاں کے لوگوں کے دلوں میں یہ بات بٹھانا چاہتا ہوں کہ ان کے مسائل کا حل اس امر میں مضمر ہے کہ وہ نوع انسان سے محبت کرنا سیکھیں۔ ہر انسان دوسرے انسان سے پیار کرے اور سب ایک دوسرے کی خیر خواہی کرنے میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اسلام کی بے مثال و لازوال تعلیم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ایسے معاشرتی نظام کا قیام عمل میں آئے کہ ہر انسان کو اسکا حق ملنے میں کوئی روک باقی نہ رہے۔

حضور نے فرمایا کہ باہم محبت کرنا اس لئے ضروری ہے کہ ہمیشہ محبت دنیا میں غالب آتی ہے اور نفرت ناکامی سے دوچار کرنے کا موجب بنتی ہے۔ اسی لئے میں یقین رکھتا ہوں کہ محبت اور پیار اور بے لوث خدمت کے ذریعہ ایک دن ہم اسلام کیلئے تمہارے دل جیتنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ جس دن ہم تمہیں یہ یقین دلا دیں گے کہ ہم جو کچھ تمہارے سامنے پیش کر رہے ہیں وہ اُس سے جو پہلے سے تمہارے پاس ہے بہتر ہے تو تم اسلام کو قبول کئے اور اسلام کی آغوش میں آئے بغیر نہ رہو گے۔

تشدد کی مخالفت

رپورٹر نے بعض مسلمان ملکوں میں رونما ہونے والے واقعات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وہاں کے بعض مذہبی لیڈروں کے پُرتشدد نظریات اور طرز عمل کا ذکر کر کے حضور سے دریافت کیا کہ ان کا یہ طرز عمل کہاں تک اسلامی تعلیم کے مطابق ہے۔ حضور نے فرمایا تمام مذہبی لیڈروں کا میرے دل میں احترام ہے لیکن خود اسلامی تعلیم کی رُو سے تشدد خواہ کسی شکل میں بھی ہو میں اسکے خلاف ہوں۔ امن کسی صورت میں بھی برباد نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمیشہ قائم رہنے والی کامیابی پُرامن طریقوں سے ہی حاصل ہوتی ہے اسی لئے اسلام نے امن برقرار رکھنے اور اس میں کوئی رخنہ نہ ڈالنے پر بہت زور دیا ہے میں تو تشدد کا جواب تشدد سے نہ دینے کا قائل ہوں۔ کیونکہ اگر ہر حالت میں تشدد کا جواب تشدد سے دینے کو ضروری اور لازمی سمجھا جائے تو تشدد کا چکر کبھی ختم نہیں ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ جب آج سے چند سال قبل احمدیوں کے خلاف تشدد ہوا تو میں نے احمدیوں کو صبر سے کام لینے کی تلقین کی اور انہیں جوابًا کسی قسم کا تشدد اختیار نہیں کرنے دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے لوگ جو پہلے ہم پر تشدد کرتے تھے ہمارے نمونہ سے متاثر ہو کر خود ہم میں آ شامل ہوئے۔

نصرت الٰہی کی درخشندہ مثال

اس سوال کے جواب میں کہ تبلیغ اسلام اور رفاہِ عامہ کی سرگرمیاں جاری رکھنے میں آپ کو مالی وسائل مہیا ہونے میں تو کسی دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا؟ حضور نے فرمایا ہمارے مالی وسائل کے دو ذرائع ہیں۔ ایک تو افراد جماعت رضاکارانہ چندوں کی شکل میں حسب استطاعت فنڈز فراہم کرتے ہیں دوسرے خدا تعالیٰ اپنی غیر معمولی تائید و نصرت کے رنگ میں مالی وسائل مہیا کر دیتا ہے یہ خدائی تائید و نصرت ہی کی وجہ ہے کہ ہمارا کوئی تبلیغی اور فلاحی منصوبہ مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے رکنے نہیں پاتا بلکہ ہمارا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔

حضور نے افراد جماعت کی طرف سے رضاکارانہ چندوں کی ایک مثال دیتے ہوئے فرمایا۔ ہمیں پچھلے دنوں اوسلو میں مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے ایک عمارت خریدنے کے سلسلہ میں قریبًا ڈیڑھ ملین (ڈیڑھ لاکھ) کرونے کی ضرورت تھی۔ یورپ اور امریکہ کے احمدیوں نے یہ رقم رضاکارانہ چندوں کی شکل میں مہیا کر دی۔ چنانچہ وہ عمارت خریدی گئی ہے اور اب میں مسجد اور مشن ہاؤس کا افتتاح کرنے اوسلو جا رہا ہوں۔

خدائی تائید و نصرت کی شکل میں معجزانہ طور پر مہیا ہونے والے مالی وسائل کی مثال دیتے ہوئے حضور نے بتایا کہ ہم مغربی افریقہ میں لاکھوں لوگوں کو مسلمان بنا چکے ہیں۔ ۱۹۷۰ء میں میں مغربی افریقہ کے دورے پر گیا میں نے محسوس کیا کہ وہاں کے لوگ محبت کے بھوکے ہیں ماضی میں ان پر اتنا ظلم و تشدد کیا گیا ہے کہ اب جبکہ وہ آزاد ہوئے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ کوئی ان سے محبت اور پیار کا سلوک کرے چنانچہ انہیں ایک نیا تجربہ ہوا جب میں نے ان کے ساتھ محبت اور شفقت کا اظہار کیا اور وہ بہت ممنون ہوئے میں نے جماعت سے رضاکارانہ چندوں کی اپیل کی اور ۵۳ لاکھ روپے سے ہم نے ہسپتال اور سیکنڈری سکول کھولے۔ ان ہسپتالوں اور سکولوں کا سالانہ مجموعی بجٹ چار کروڑ روپے تک پہنچ چکا ہے! اتنی خطیر رقم خدا تعالیٰ نے اپنی تائید و نصرت کے نتیجہ میں عطا کی۔ اُس نے ہمارے ڈاکٹروں کے ہاتھ میں شفا ڈالی ان کے علاج سے لاعلاج مریض شفایاب ہونے شروع ہوئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے ہسپتالوں کی شہرت دُور دُور تک پھیلتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ وہاں کے رؤسا بھی علاج کیلئے ہمارے ہسپتالوں میں آنے لگے اور انہوں نے مفت علاج کرانے سے انکار کیا اور وہ علاج کے اخراجات ادا کرنے لگے۔ اس طرح ہسپتالوں کی آمد میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ امراء نے جو رقوم ادا کیں ان سے ہم غریبوں کا مفت علاج کرنے کے علاوہ ہسپتالوں میں توسیع کرتے چلے گئے۔ آج ہم وہاں درجنوں ہسپتال اور درجنوں سیکنڈری سکول نہایت کامیابی سے چلا رہے ہیں ہم وہاں جو کماتے ہیں اسکی ایک ایک پائی وہیں خرچ کر دیتے ہیں۔

حضور نے احمدیوں اور عیسائی مشنریوں کی رفاہی سرگرمیوں کے فرق کو واضح کرتے ہوئے فرمایا۔ عیسائی مشنریوں اور احمدی مبلغین میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ عیسائی مشنریوں نے بھی ایک زمانہ میں وہاں ہسپتال اور سکول کھولے تھے لیکن پیچھے پیچھے مغربی طاقتوں کی توپیں وہاں آ موجود ہوئیں اور وہاں کی قوموں کو سیاسی غلامی میں جکڑ دیا گیا۔ ہمارے "ہسپتالوں اور سکولوں کے پیچھے کوئی سیاسی مقاصد کارفرما نہیں ہیں۔ ہم جو کماتے ہیں اُنہی پر خرچ کر دیتے ہیں۔ پھر ہم انسان انسان میں کوئی فرق نہیں کرتے سب کے ساتھ ایک جیسا سلوک کرتے ہیں۔ ہم نے مغربی افریقہ میں جہاں علاج کی بہترین سہولتیں عام کی ہیں وہاں تعلیم کا معیار بلند کرنے میں بھی نمایاں کردار ادا کیا ہے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس کے پاؤں کی خاک میری آنکھوں کا سُرمہ

(مکرم حسن محمد خاں صاحب عارف ربوہ)

چین کی آبادی ستر کروڑ سے بھی اوپر ہے اس کے ساتھ ساتھ ملکوں کی ایک لمبی قطار چلی گئی ہے جن میں تھائی لینڈ، کمبوچیا، ویت نام لاؤس، تبت برما وغیرہ شامل ہیں اگر آپ وہاں جا کر دیکھیں تو ان ملکوں میں مہاتما بدھ کے پیرو لاکھوں نہیں کروڑوں کی تعداد میں ملیں گے۔ ان کی عبادت گاہوں میں اس عظیم مصلح کے بُت اور مجسمے ان کی زینت ہیں۔ سری لنکا جسے آج سے چند برس پہلے سیلون کہا جاتا تھا وہاں کی بیشتر آبادی بدھ مت کے ماننے والوں پر مشتمل ہے۔ ہندوستان میں بدھ کے ماننے والے بہت بڑی تعداد میں نظر آئیں گے۔ جاپانی جو آج صنعت و حرفت کے میدانوں میں یورپ اور امریکہ سے کسی جہت میں بھی پیچھے نہیں۔ وہ بھی اسی گوتم کے نام کی مالا جپتے ہیں۔ لیکن کوئی بتا سکتا ہے کہ ہندوستان کے شمال میں ریاست کپل وستو سے اٹھنے والے اس مصلح اعظم کے اعمال، افعال اور کردار کیا تھے۔ تاریخ نے ان کی تفصیلات کو محفوظ نہیں رکھا۔ یہ سب پردۂ تاریکی میں ہے۔ اسی طرح فلسطین کے کوہِ زیتون پر محبت شفقت اور رحم کا درس دینے والے حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی کا کونسا واقعہ ہے جو ان کے زریں اصولوں اور مقولوں کا پتہ دیتا ہے۔ ایشیاء کو چھوڑ کر مغرب کی ساری دنیا ان کو خدائی کے تخت پر بٹھانے پر بھی نادم نہیں۔ اس مذہب یعنی عیسائیت کو ماننے والے آج دنیا میں تعداد میں سب سے آگے ہیں۔ حضرت مسیح کی زندگی اور آپ کے اخلاق کے بارہ میں ہم ہرگز یہ نہیں کہتے کہ آپ میں یہ اوصاف اور خوبیاں مفقود تھیں۔ لیکن انجیل والوں نے ان کو اس حقیقت سے محفوظ نہیں رکھا۔

دنیا میں مصلحین اخلاق میں گوتم بدھ اور حضرت مسیح علیہ السلام کا درجہ بہت بڑا ہے۔ مگر میں یہ چند سطریں نبیوں کے سردار محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اعلیٰ و ارفع اخلاق کے بارہ میں لکھ رہا ہوں۔ آپؐ نے جو کہا کر کے دکھایا۔ جو سکھایا پہلے خود اس کا نمونہ بن گئے۔ جس کا حکم دیا خود اس پر عمل کیا۔ قرآن ۲۳ برس میں اترا اور آپؐ کی زندگی اسی کے احکام اور ارشادات کی عملی تصویر ہے اور تاریخ نے اسے ہزاروں صفحات میں محفوظ بھی کر دیا ہے۔

بیوی سے بڑھ کر انسان کے اخلاق کا رازدار اور کون ہو سکتا ہے۔ بعض صحابہؓ حضورؐ کی حرم محترم حضرت عائشہؓ کے پاس آئے اور درخواست کی کہ آنحضرتؐ کے اخلاق کے بارے میں کچھ بیان فرمائیں آپ حیران ہوئیں اور پوچھا کہ کیا آپ لوگ قرآن نہیں پڑھتے

کان خلقه القرآن

آپ کا خُلق قرآن کا پرتو تھا۔ آپ نے قرآن کی ہر تعلیم پر خود عمل کر کے دکھایا۔ اور اس وجہ سے قرآن نے اس کی گواہی بھی دی کہ

اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔

کہ اے محمدؐ آپ اخلاق کے بلند مقام پر ہیں۔

اللہ کا فرشتہ جبریل آپ کے پاس غارِ حرا میں اصلاح عالم کے لئے پہلی وحی لے کر حاضر ہوتا ہے آپ اس بارِ گراں کا تصوّر کر کے گھبرا جاتے ہیں اور گھبراہٹ میں ہی گھر تشریف لے آتے ہیں تو حضرت خدیجۃ الکبریٰ آپؐ کی سچی ساتھن یہ کہہ کر تسلّی دیتی ہیں۔

"ہرگز نہیں خدا کی قسم خدا آپؐ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ آپؐ تو اپنے رشتہ داروں سے بہترین سلوک کرتے ہیں۔ قرض داروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ غریبوں کی مدد اور خدمت کرتے ہیں۔ مہمانوں کی مہمان نوازی کرتے ہیں حق و صداقت کی مدد کرتے ہیں اور مصیبت میں لوگوں کے کام آتے ہیں"

اور یہ وہ وقت ہے جب کہ نبوت کا زمانہ ابھی شروع بھی نہیں ہوا تھا اور بیوی جو خاوند کی سب سے بڑی رازدار ہوتی ہے۔ ایسی گواہی دیتی ہے جو اخلاقِ عالیہ کی سچی اور بے مثل تصویر ہے۔

آپؐ دوسرے انسانوں کی طرح عام انسان تھے اور آپؐ کا دعویٰ بھی یہی تھا کہ

اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ۔

میں تو تمہارے جیسا ہی انسان ہوں۔

اس لئے آپؐ کے اخلاق، اعمال کردار ہم انسانوں کے لئے نمونہ ہیں آپؐ نے زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہ چھوڑا جس کے بارے میں ہدایات نہ دی ہوں اور خود عمل کر کے نہ دکھایا ہو اور اسی کو تو کامل دین اور کامل مذہب کہتے ہیں۔ آپؐ کے اخلاق کیا تھے۔ کتنے بلند تھے۔ کتنے پاکیزہ تھے وہی بیان کرنا چاہتا ہوں۔

سردی کا زمانہ ہے۔ جاڑوں کا زور ہے۔ ان دنوں ٹھنڈے پانی میں کون ہاتھ ڈالتا ہے۔ یہی کوشش ہوتی ہے کہ جس قدر ہو سکے اس سے بچیں۔ آپؐ کا غلام آپؐ کے پاس پانی لے کر آتا ہے کہ حضور فیض برکت کے لئے لایا ہوں اس کے علاوہ اور کوئی غرض نہیں اس میں اپنا ہاتھ ڈال دیں تو تبرک ہو جائے۔ حضور اس کی طرف نظر کرتے ہیں۔ چاہتے تو انکار کر دیتے اور غلام کی بھی کیا مجال تھی کہ انکار کا بُرا مناتا لیکن محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اخلاق سے بعید تھا کہ غلام کی بھی دل شکنی ہو ٹھنڈے پانی میں ہاتھ ڈال دیا کہ اس غریب کا دل رہ جائے اور یہ بات کوئی ایک بار کی نہیں اکثر ایسا ہوتا۔ اور حضورؐ جاڑوں میں ٹھنڈے پانی میں صرف برکت کی غرض سے ہی ہاتھ ڈال رہے ہیں۔

پہاڑ کے ایک درّہ میں ایک صحابی عقبہ بن عامر کے ساتھ اونٹ پر جا رہے ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا آؤ سوار ہو جاؤ۔ عقبہ یہ گستاخی کیسے کرتے کہ آنحضرت پیدل چلیں اور عقبہ اونٹ پر سوار ہو جائے اس لئے راضی نہ ہوئے۔ حضورؐ نے دوبارہ فرمایا کہ آؤ سوار ہو جاؤ دوبارہ جب یہ ارشاد سنا تو سمجھے کہ ایسا نہ ہو کہ حکم عدولی کا مرتکب ہو جاؤں اس لئے سوار ہو گئے اور آنحضرتؐ پیدل ہو گئے۔

مدینہ میں قحط کے آثار ہیں۔ لوگوں کو پیٹ بھر کر کھانا نصیب نہیں ایک صاحب عبّاد بن شرجیل بھوک سے بے قرار ہو کر ایک باغ میں گھس گئے اور کھجوروں کے کچھ گچھے توڑ لئے اور کھا رہے تھے کہ مالک بھی آ گیا اس نے جب یہ ماجرا دیکھا تو وہ تو آگ بگولا ہو گیا۔ ان کو مارا اور پیٹا اور کپڑے تک اتروا لئے۔ عبّاد یہ شکایت لے کر آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا عرض کیا۔ باغ کا مالک بھی ساتھ ہی تھا۔ حضورؐ نے اس شخص کو کہا کہ دیکھو یہ بھوکا تھا تمہیں چاہیئے تھا کہ اس کا پیٹ بھرتے اسے کھانا کھلاتے۔ اس نے غلطی کی یہ جاہل تھا کہ بلا اجازت تمہارے باغ میں گھس گیا۔ تم اسے تعلیم دیتے، اس کی اصلاح کرتے۔ تم نے اسے مارا بھی اور کپڑے بھی چھین لئے۔ اس کے کپڑے واپس کر دو۔ اور یوں عبّاد کے کپڑے واپس دلوا دیے

لیکن باغ کا مالک یونہی رہ گیا؟ نہیں ہرگز نہیں وہ دربار مصطفیٰؐ سے رنجیدہ کیسے جا سکتا تھا۔ اسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالہا صاع غلہ اپنے پاس سے عنایت
فرمایا کہ اسے نقصان نہ ہو اور اس کی دلجوئی
بھی ہو جائے۔

قرض اور اس کی ادائیگی میں آپ
بہت ہی محتاط تھے۔ لیکن سخاوت اور
فیاضی اور بخشش کے بحر بیکراں تھے
سوالی در پہ آکر خالی ہاتھ کبھی نہ گیا
اس لئے اکثر مقروض رہتے۔ یہاں تک
کہ وفات کے وقت بھی آپ کی زرہ
ایک یہودی کے پاس من بھر غلّہ کے عوض
گرو تھی۔ لیکن حسن معاملہ کا بہت
سخت اہتمام تھا۔ ایک دن ایک بدّو
آیا جس کا کچھ قرضہ آنحضرت صلعم کے
ذمہ تھا۔ یہ لوگ عموماً وحشی مزاج
ہوتے ہیں۔ اس نے گفتگو میں سختی کی
صحابہ نے اس کی گستاخی پہ اسے سرزنش
کی اور کہا جانتا ہے تو کس سے بات
کر رہا ہے اس نے کہا ہاں جانتا ہوں۔
یہ محمدؐ ہیں۔ لیکن میرا حق ہے جو میں
مانگ رہا ہوں۔ آنحضرت صلعم نے صحابہؓ
کی طرف نگاہ کی اور فرمایا کہ لوگو تمہیں
اس کا ساتھ دینا چاہیئے تھا۔ میں تو
مقروض ہوں اور یہ حقدار ہے۔ قرض خواہ
کو بولنے کا حق ہے۔ اس کے بعد صحابہؓ
سے فرمایا جاؤ اس کا قرض ادا کرو اور نہ
صرف قرض ادا کرو بلکہ اسے اصل رقم
سے زیادہ دیا جائے۔

مدینہ کا حاکم اعلیٰ اور ایک بدّو
گنوار آکر اپنا قرض اس بے باکی سے
مانگے اور گستاخی بھی کرے۔ اس کی
زبان گدی سے کھینچ نہ لی جائے ؟
لیکن سردار دو جہاںؐ کے دربار کے
طور طریق ہی مختلف ہیں۔ آپ اس
کی بات سن کر اس کی طرفداری فرماتے
ہیں اور نہ صرف قرض ادا کرتے ہیں
بلکہ اس سے زائد بھی ادا کرتے ہیں
کاش کہ آج کے قرض دار اپنے آقا
کے اس اسوہ کو اپنا کر اپنی عاقبت
سنوار لیں۔

مدینہ منورہ میں اکثر باہر سے
قبائل آتے۔ ایک مرتبہ ایک قبیلہ آن
کر شہر سے باہر اترا۔ ان کے پاس
ایک سُرخ اونٹ بھی تھا۔ آنحضرت
صلعم اس طرف سے گذرے تو اونٹ دیکھ
کر اس کی قیمت دریافت کی۔ جب
انہوں نے قیمت بتائی تو خاموشی سے
اسے قبول کیا اور اونٹ لے کر شہر
کی طرف چل پڑے۔ قافلہ والے آپؐ
کو جانتے بھی نہ تھے اس لئے بعد میں
انہیں خیال آیا کہ بغیر جان پہچان
کے یا ضمانت لئے اونٹ حوالے کر دیا
اگر قیمت نہ ملی تو بہت نقصان
ہوگا اور سب قافلہ والوں کو اس
پہ ندامت تھی۔ قافلہ والوں کے
ساتھ ایک خاتون بھی تھی اس
نے کہا تسلّی رکھو فکر کی کوئی بات
نہیں۔ میں نے اپنی زندگی میں آج
تک ایسا چمکتا ہوا چہرہ نہیں دیکھا
مطلب اس خاتون کا یہ تھا کہ
دھوکہ کا احتمال نہیں فکر نہ کرو دام
مل جائیں گے۔

رات آگئی تو حضورؐ نے ان
قافلہ والوں کو جو قیمت طے ہوئی
تھی اس کے مطابق کھجوریں بھجوا دیں
اور اس کے علاوہ ان لوگوں کے
لئے اپنے پاس سے کھانا بھی بھجوایا۔

ایک مرتبہ کسی سے پیالہ ادھار
لیا لیکن اتفاق سے وہ پیالہ گم ہو
گیا۔ آپؐ نے معذرت نہیں کی کہ بھئی
تمہارا یہ نقصان ہو گیا ہے معاف
کر دو۔ آپؐ نے اس پیالہ کی قیمت
اس کے مالک کو ادا فرمائی۔

عموماً فرمایا کرتے کہ میں اپنے
پاس تین دن سے زیادہ ایک دینار
رکھنا بھی پسند نہیں کرتا۔ صرف دس
دینار اپنے پاس اس لئے رکھتا ہوں
کہ اگر کوئی قرض ادا کرنا ہو تو اس
سے اسے ادا کر سکوں۔

قرض لینے والوں کے لئے اور پھر
ادا کرنے والوں کے لئے بڑا سامان
عبرت ہے کہ جب کسی کا جنازہ آپؐ
کے پاس لایا جاتا تو آپؐ دریافت
فرماتے کہ میّت پہ کچھ قرض تو نہیں
اگر معلوم ہوتا کہ مقروض تھا تو صحابہؓ
سے فرماتے تم جنازہ کی نماز پڑھا
دو۔ لیکن خود شریک نہ ہوتے۔

احمدی مسلمان تو اس جاہ و جلال
کے نبی پہ ہزار جان سے فدا و قربان
ہے چاہیئے کہ ہم آپ کے اس اسوہ
کو پیش نظر رکھیں اور اپنے قرضوں
کو بلا تاخیر ادا کریں۔ حیلوں بہانوں
سے ٹالنے کی کوشش نہ کریں اور
نہ ہی غصب کرنے کی کوشش کریں
اگر اپنے سے کمتر سے قرض لینے
کی نوبت آ ہی گئی تو اسے خندہ پیشانی
سے اور احسان مندی سے ادا کریں
اور اگر مجبوری پیش آگئی ہے تو
اس سے معذرت کر کے مہلت
طلب کریں۔ دوزخ کی آگ سے
بچنے کا یہ بھی ایک طریق ہے۔

عدل و انصاف کی ایسی مثالیں
قائم کیں جن کی نظیر ملنا محال ہے
خاندان مخزوم قریش کا بہت طاقتور
اور محترم خاندان تھا۔ حضرت خالد بن ولید
اسی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔
اس خاندان کی ایک عورت نے چوری
کی اور پکڑی گئی۔ لوگ چاہتے
تھے کہ اس کی عزت و تکریم کی وجہ
سے یہ سزا سے بچ جائے۔ لیکن سب
جانتے تھے کہ آنحضرتؐ عدل و انصاف
کے باب میں رُو رعایت نہ کریں
گے اس لئے خود جاتے ہوئے ڈرتے
تھے۔

حضور صلعم کو اپنے آزاد کردہ
غلام زیدؓ سے بے انتہا محبت تھی
اسے اپنا بیٹا بنایا تھا۔ ان کی شہادت
کے بعد اُن کے بیٹے اُسامہؓ سے
بھی اسی طرح پیار تھا۔ اس لئے
لوگ ان کے پاس آئے اور کہا کہ
حضورؐ آپ کا بہت لحاظ فرماتے ہیں
اس لئے آپ اس عورت کی سفارش
فرمائیں۔ اُسامہؓ مان گئے اور حضورؐ
کی خدمت میں معافی کی درخواست
پیش کر ہی دی۔ آنحضرت صلعم
کا چہرہ غصّہ سے سرخ ہو گیا۔ فرمایا
کہ بنی اسرائیل اسی وجہ سے برباد
ہو گئے کہ وہ لوگ امیروں کی رعایت
کرتے تھے اور غریبوں کو سزائیں دیتے
تھے کیا تم مجھ سے بھی یہی چاہتے
ہو۔ خدا کی قسم محمدؐ کی بیٹی فاطمہ
بھی اگر چوری کے جرم میں گرفتار
ہو کر آتی تو میں اس کا ہاتھ بھی
کٹوا دیتا۔

فاطمہؓ! محمدؐ کی لاڈلی۔ جس
کے پاؤں میں کانٹا چبھنے کی تکلیف
بھی گوارا نہ تھی۔ اگر چوری کے الزام
میں گرفتار ہو کر آجائے تو محمدؐ
خدا کو گواہ رکھ کر فرماتے ہیں کہ
عدل و انصاف ہاتھ سے نہ جائے
گا۔ فاطمہ اپنے ہاتھ سے محروم ہو
جائے گی۔

آج قدم قدم پہ یہ نظارہ ہے
کہ سفارشوں کے ساتھ کس طرح
معاشرہ میں ناجائز غلط اور گھناؤنے
کام کروائے جاتے ہیں۔ اپنے بھائی
بیٹے۔ بھتیجے۔ بھانجے کو حق داروں
کے حق مار کر نوکریاں دلوا دی جاتی
ہیں۔ ٹھیکوں میں دھاندلیاں کروائی
جاتی ہیں۔ مجرموں کے جرائم اپنی
سفارشوں کی بدولت ڈھانپ
دیئے جاتے ہیں۔ محمدؐ ہمارے
آقا۔ ہمارے ہادی۔ ہمارے راہنما
کے اس اسوہ کے سامنے غلط سفارش
کی آنکھوں پر پٹی کیوں بندھ جاتی ہے
وہ خاک اور مٹی کی اس فانی دنیا
کے چند روز کے آرام و آسائش کی خاطر
جہنم کی آگ کی جھلستی ہوئی تپش
کیوں محسوس نہیں کرتا۔

اپنے مضمون میں مجھے شعر لکھنے
کا شوق نہیں۔ لیکن یہ شعر اس لئے
لکھ رہا ہوں۔ کہ بالکل برمحل معلوم ہوا
اور یہ مشہور شعر ہے جو ہم میں سے
بہت سوں نے بسوں اور گاڑیوں
تک میں لکھا دیکھا ہوگا۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں

اگر میں یہ کہوں کہ ہر شخص ضرور
اپنی موت سے آگاہ ہے تو شائد میری
عقل پہ شبہ کیا جائے۔ لیکن کیا یہ بات
غلط ہے کہ ہر شخص کیا امیر۔ کیا غریب
کیا عالم۔ کیا جاہل اور کیا جوان کیا
بوڑھا یہ جانتا نہیں کہ اسے ایک
دن مرنا ہے۔ اگر نہیں جانتا تو صرف
یہ نہیں جانتا کہ فلاں دن یا فلاں ہفتہ
یا فلاں مہینہ اسے موت آئے گی اور
اس غلط فہمی میں کہ شائد اسے سو سال
یا اس سے بھی زیادہ جینا ہے۔ وہ
اس دنیا کی زینت کے سامان کرتا
ہے۔ بڑی بڑی حویلیاں بناتا ہے
انہیں آراستہ کرتا ہے۔ ایک کوٹھی
بنا کر چاہتا ہے کہ دوسری اور پھر
تیسری بنا لے دس ایکڑ زمین خریدتا
ہے پھر چاہتا ہے کہ اسے بیس ایکڑ
کر لوں۔ ایک کارخانہ بن جائے تو چاہتا
ہے کہ دو اور بنا لوں اور اگر یہ سب
جائز ذرائع سے دیانت و امانت
سے اور اپنی ہی محنت اور پسینہ سے
بنائی گئی ہیں تو اسلام اس سے منع
نہیں کرتا۔ لیکن اگر یہی لالچ اور حرص
کی خاطر اور بے ایمانی۔ رشوت اور
دوسروں کے حقوق غصب کر کے بنائی
گئیں تو پھر نہ صرف اسلام اس کی
اجازت نہیں دیتا بلکہ اسے نفرت کی
نگاہ سے دیکھتا ہے۔ میرا اور آپ
کا آقا جس کی غلامی کا شرف مجھے حاصل
ہے اور ہر احمدی [illegible] اسی کے پاؤں
کی خاک کو سرمہ بنا کر آنکھوں میں لگانا
فخر سمجھتا ہے۔ اسی نے کہا کہ

"لا رھبانیۃ فی الاسلام"

اور اسی بنا پہ آپؐ دنیا کی ہر جائز
چیز سے فائدہ اٹھاتے۔ لیکن ناز و نعمت
تکلف۔ عیش پرستی۔ امارت و
ثروت۔ نمائش۔ تصنع اور ظاہر داری
نہ صرف پسند نہ تھی بلکہ ان سے نفرت تھی۔

(باقی صفحہ ...)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سپین میں پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد اور ہسپانوی پریس

۹؍ اکتوبر ۱۹۸۰ء سپین کے شہر قرطبہ سے ۳۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر پیدرو آباد کے گاؤں سے ملحقہ مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ اس موقع پر حضرت امام جماعتِ احمدیہ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر پڑھائی اور شہریوں سے خطاب فرمانے کے علاوہ ایک پریس کانفرنس بھی منعقد ہوئی۔ اس سلسلہ میں شہر کے اخبار "قرطبہ" نے حضور کی اقتدا میں نماز ادا کرتے ہوئے فدایانِ تحریک کے ہمراہ آپ کا فوٹو شائع کیا ہے اور خبر دینے کے ساتھ ایک ایڈیٹوریل بھی دیا ہے۔ جس کا ترجمہ ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے۔

مترجم اقبال احمد نجم سابق مبلغ سپین

۱۔ جمعہ ۱۰؍ اکتوبر ۱۹۸۰ء (ہمارے خاص نمائندے ایف بولانو کے قلم سے)

کل پیدرو آباد میں جماعت احمدیہ نے ایک مسجد کا سنگِ بنیاد رکھ دیا۔

گاؤں نے بھی اس تقریب میں شمولیت کی جس کی صدارت جماعت احمدیہ کے امامِ اعظم حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے فرمائی

جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا "حضور" یعنی حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے کل اس جماعت کی پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ جماعت احمدیہ کی بنیاد ۹۰ سال قبل قادیان ہندوستان کے حضرت احمد (حضرت مرزا غلام احمد صاحب) نے رکھی تھی۔

پیدرو آباد میں کل بعد دوپہر ایک میلے کا سماں تھا۔ اس گاؤں کے مکین جو اکثر مدعوین تھے اوّل وقت میں ہی قومی شاہراہ نمبر ۱۷ (شاہراہِ اندلس) کے ساتھ اُس زاویہ میں اُبھری ہوئی ہموار زمین پر آ جمع ہوئے جو آداموس کی طرف جانے والی سڑک کے ساتھ واقع ہے۔ ۴۰۰۰ میٹر زمین کے اس ٹکڑہ کو رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ یہ وہ قطعۂ زمین ہے جو تمام دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ نے اپنی پہلی سپینش مسجد بنانے کے لئے حاصل کیا ہے اور بلاشک یہ ہمارے ملک میں سات سو سال کے بعد پہلی بنائی جانے والی مسجد ہے۔ سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب میں ہر عمر کے ایک ہزار کے لگ بھگ افراد نے شمولیت اختیار کی۔ اسلامی نماز بھی ادا کی گئی۔ جماعت احمدیہ کے نصف صد افراد نے جو تمام دنیا سے اس تقریب میں شمولیت کے لئے آئے ہوئے تھے اپنی جوتیاں اتاریں اور ایک سبز رنگ کی دری پر جس پر سبز سائبان بھی لگایا گیا تھا رکوع و سجود میں مصروف ہو گئے۔ انہوں نے اپنے پیشوا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی اقتدا میں نماز عصر ادا کی۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب سفید ریشمی پگڑی پہنے ہوئے تھے۔ آپ پرکشش اور بارعب بزرگ ہیں۔ نماز پڑھنے والوں کی مستورات بھی نیم وا چہروں کے ساتھ اس تقریب میں شامل تھیں۔ ان میں رواج ہے کہ سیاہ کپڑے سے وہ جسم کو ڈھانک لیتی ہیں۔ ان کے لئے سفید رنگ کا سائبان علیحدہ لگایا گیا تھا۔

نماز کی ادائیگی کے بعد وہ خاص گھڑی بھی آ پہنچی۔ یعنی سنگِ بنیاد رکھنے کا موقع۔ مسلم مذہبی شخصیات — احمدی افراد — اور گاؤں کے شوق سے بے قابو افراد — یہ سب ایک مربع شکل گڑھے کے سامنے جمع تھے جہاں سیمنٹ وغیرہ رکھا تھا۔ یہ جگہ مستقبل کی مسجد کی محراب ہو گی جسے ۲۰٫۵ ڈگری شمال مشرق کی جانب جو مکہ کی طرف ہے بڑی احتیاط سے بنایا گیا ہے۔ قرآنی آیات کی تلاوت — دعاؤں — اور آنسوؤں کے نذرانے پیش کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے امامِ اعظم نے سنگِ بنیاد رکھا۔ یہ ایک پالش شدہ چپس کا بلاک تھا۔

ان کے بعد جماعت کی شخصیات اور گاؤں کے لوگوں نے بھی ایسے ہی بلاک رکھے ایک معمر خاتون اور ایک معصوم بچہ کو بھی موقع دیا گیا۔ یہ ان کی طرف سے مہمان نوازی اور جذباتِ تشکر کا اظہار تھا۔

اس کے بعد حضرت مرزا صاحب نے سب کے درمیان ایک تقریر فرمائی یہ انگریزی اور پاکستانی (اردو) میں تھی جس کے فقرہ فقرہ کا ترجمہ ساتھ ساتھ انچارج احمدیہ مشن سپین کرتے جاتے تھے۔ جب آپ نے یہ اہم اعلان کیا کہ "سب کے لئے محبت اور نفرت کسی کے لئے بھی نہیں" تو تالیوں کی بڑی گونج سنائی دی۔ یہ آپ کے پیغام کا خلاصہ تھا۔ کچھ لوگ تو آپ کے پیغام امن کو سننے کیلئے گرے پڑتے تھے اور کچھ وہ پمفلٹ حاصل کرنے کے لئے جو بڑے گتوں کے ڈبوں میں رکھے گئے تھے۔ مثلاً "جماعت احمدیہ کیا ہے"، "حضرت عیسیٰ صلیب پر فوت نہیں ہوئے"۔ کتاب، بچوں کے ڈھیر، گرد و غبار اور ہلکی ہلکی آوازوں کے درمیان آپ نے ایک پریس کانفرنس سے بھی خطاب فرمایا جس میں جب آپ نے پیدرو آباد کے چننے کی وجہ یہ بتائی کہ اس گاؤں کے لوگ بڑے اچھے ہیں تو تالیوں کی زبردست گونج سنائی دی۔ آپ نے کہا کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ سات سو سال کے بعد یہ پہلی مسجد ہے جو سپین میں تعمیر ہو رہی ہے اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ سپین میں ایک درجن کے قریب احمدی ہیں (آپ نے قرآن کریم ہاتھ میں لے کر) پیار و محبت اور امن و سلامتی کا اعلان فرمایا جو کہ قرآن کریم کی تعلیم ہے عراق و ایران کی جنگ کے متعلق سوالات کا جواب دینے سے آپ نے اجتناب فرمایا۔ آخر میں جماعت احمدیہ نے ایک عصرانہ حاضرین کی خدمت میں پیش کیا جس میں انگور، کیلے، ناشپاتی، خشک میوے اور مشروبات شامل تھے۔ حضرت بہت مطمئن تھے۔ چنانچہ آپ نے ۱۰۰ ــ ۱۰۰ کے نئے سپینش کرنسی نوٹ بھی تقسیم فرمائے۔ کچھ ماہ بعد شاید ۸ ــ ۱۰ ماہ بعد آپ دوبارہ تشریف لائیں گے اور مسجد کا افتتاح فرمائیں گے۔ اُس مسجد کا جو سب کے لئے یعنی پُر امن مقاصد کی خاطر دعا کرنے والوں کے لئے کھلی رہے گی۔

مدعوین کے درمیان آرکیٹکٹ صاحب بھی موجود تھے جن کا نام خوسے لوئیس لوپے یا لوپے آف ریگو ہے۔ انہوں نے اس عظیم کام کی تفصیلات پر روشنی ڈالی نقشے کے مطابق مسجد کے دو مینارے، ایک محراب اور ایک وضو کے لئے گیلری ہو گی۔ حضور اور مبلغ کے قیام کے لئے قیام گاہ اور تین کمرے مہمانوں کے لئے ہوں گے۔ مجموعی طور پر ۵۵۰ میٹر تعمیر شدہ رقبہ ہو گا۔ زمین و مکان پر کل ۱۲ ملین پسیطے (۵۵ ہزار پونڈ) کے لگ بھگ خرچ آئے گا۔ انہوں نے بتایا کہ مجھے بنیادی طور پر روایتی فنونِ تعمیر میں سے "ہسپانو-عربی" طرزِ تعمیر سے بہت لگاؤ رہا ہے اور میں نے ٹرکی اور مراکش میں بہت سی مساجد کا مطالعہ بھی کیا ہے اور اس کے مخروطی دروازے مجھے بہت پسند ہیں۔

سورج کی تمازت ماند پڑ چکی تھی اور مطلع غبار آلود تھا اور ہلکی ہلکی ہوا میں ایک پوسٹر لٹکا ہوا جھول رہا تھا جس پر لکھا تھا خدا کی سلامتی اور رحمتیں تم پر ہو (السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ) آمین۔

۲۔ ایڈیٹوریل اخبار قرطبہ ۱۰؍ اکتوبر بروز جمعہ

آج کے دِن کی اہم خبر

پیدرو آباد میں ایک مسجد

جس کا کل سنگِ بنیاد رکھ دیا گیا۔ غالباً ایک سال کے اندر یہ مسجد مکمل ہو جائے گی۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں یہ سپین کی مسلم جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے تعمیر ہو رہی ہے جو مکمل ہو کر رہے گی۔ مجھے یہ بھی کہنے دیجئے کہ اسلام پہلے سے زیادہ پھیلتا جا رہا ہے اور اسے قبول کرنے والوں کی تعداد دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ سیاہ افریقہ میں تو سب سے زیادہ ترقی ہو رہی ہے۔ ان کی تعداد میں جو اضافہ ہوتا جا رہا ہے یہ ان کے مبلغین کی مرہونِ منت ہے جو اکثر اوقات یونیورسٹیوں کے تعلیم یافتہ ہوتے ہیں۔ اس وقت تک اسلام شمالی افریقہ اور ایشیا میں پھیلا ہے (ایشیائے کوچک سے لے کر منگولیا اور شمالی سائبیریا، ملایا اور انڈونیشیا تک) اور بشمول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یورپ اور امریکہ کہ جہاں پر چند ہزار اشخاص اس مذہب کے پیروکار موجود ہیں بہت سے ملک ہیں ... موجود زبانوں کے اختلاف ... مسالی اختلاف کے یہ ایک ہی عقیدہ پر مجتمع ہیں اور ان کی کل تعداد ... بنتی ہے۔ اور اب اسلام بڑے زور کے ساتھ ... وارد ہو رہا ہے) بہت آہستہ مختلف گروہ اس کے زیر اثر ہوتے جاتے ہیں اور ہمیں یہ بھی نہ بھولنا نہیں چاہیئے کہ اسلام میں یہ خاصیت پائی جاتی ہے کہ وہ جلد دوسروں کا عقیدہ تبدیل کر دیتا ہے

دوسرے اسلام ایک آسان مذہب ہے۔ آسان ہے دو اسباب سے ایک تو یہ ہے کہ عقل و فہم کی ضروریات کو تسکین دیتا ہے اور قدرتی رجحانات کے خلاف کچھ نہیں کہتا مثلاً ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت دیتا ہے پانچ ارکان سب پر فرض ہیں۔ سب سے پہلے ایمان کا اقرار ہے یہ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں دوسری بات یہ کہ نمازوں کی ادائیگی جو دن میں پانچ مرتبہ کی جاتی ہے جس میں ... معمول کے الفاظ اور حرکات دہرائی جاتی ہیں رمضان کے مہینے کے بڑے مشکل سے روزے ہیں اس مہینہ میں سورج نکلنے سے ایک ... ... تک کھانا پینا اور سگریٹ نوشی ممنوع ہے ایک مسلمان ... ہے اور ایک بار کعبہ کی زیارت بھی کرنی ہوتی ہے

... احمدیہ مشن نے ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھ دیا ہے یہ ایک خبر ہے ایک حقیقت ہے اور کیتھولک عقائد رکھنے والوں کے لئے ایک چیلنج بھی۔ کیونکہ ہم یہ مذہب کو جانتے ہوئے بھی اسے زندہ رکھنے کیلئے کچھ نہیں کرتے اتنا بھی نہیں جتنا کہ اسلام کے ماننے والے ... کرتے ہیں

آبیل ABEL

روزنامہ قرطبہ

خدمتِ دین کو اِک فضلِ الٰہی جانو

نوجوانی کا زمانہ کام کا بہترین زمانہ ہوتا ہے اس زمانہ میں اپنی خداداد قوتوں سے جتنا بھی کام لینا چاہیں لیا جا سکتا ہے لیکن مبارک ہے وہ جو اس وقت کو خدمت دین میں صرف کرے۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب فرماتے ہیں

"اپنی جوانی کے ایام کو اسلام کے احکام کے ماتحت گذارنے کی کوشش کرو۔ اپنے جوشوں سے ناجائز فائدہ نہ اٹھاؤ بلکہ اپنے تمام قویٰ اور اپنی تمام طاقت کو برمحل استعمال کر کے ان سے صحیح رنگ میں کام لو ..... اگر تم اپنی طاقتوں سے صحیح طور پر فائدہ اٹھاؤ گے تو یاد رکھو جس طرح دریاؤں سے نہریں نکلتی ہیں اور بڑے بڑے علاقوں کو شاداب کر دیتی ہیں اسی طرح تم دنیا کو پہنچاؤ گے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱/۷/۴۲ الفضل ۶/۸/۴۲)

حضور کے ارشاد کی روشنی میں خدام اپنے آپ کا محاسبہ کریں کہ کہاں تک دین کی خدمت کے لیے کوشاں ہیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سادہ زندگی اختیار کرنا کیوں ضروری ہے

سادہ زندگی اختیار کرنا کیوں ضروری ہے اس لیے کہ:-

۱- ہم ایسے فالتو اخراجات جنہیں کم کیا جا سکتا ہے کم سے کم کر دیں اور اس طرح دین کی ضرورتوں کیلئے روپیہ بچائیں اور دین کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

۲- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سادہ زندگی کا نمونہ جس حد تک بھی ممکن ہو اپنے اندر پیدا کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا کے وارث ہوں

اس سلسلہ میں حضرت المصلح موعود فرماتے ہیں:-

"تحریک جدید دراصل اسلام کے احیاء کا نام ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ نے جس طرز پر زندگی بسر کی ہم تحریک جدید کے ذریعہ اس کے قریب قریب لوگوں کو لانے کی کوشش کرتے ہیں ہمیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آجکل دنیا کے حالات ایسے رنگ میں بدل چکے ہیں کہ ہم اپنے اپنے طرز زندگی کی وہی شکل نہیں بنا سکتے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کی طرز زندگی کی شکل تھی مگر اس کے قریب قریب جس حد تک زمانہ کے حالات ہم کو اجازت دیتے ہیں ہم لوگوں کو پہنچانے کی کوشش کرتے رہیں گے اور یہی تحریک جدید کی غرض ہے"

(قائد تحریک جدید انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

۱- ... اکتوبر خاکسار کی خوشدامن صاحبہ بوجہ پیرانہ سالی اور شوگر کی مریضہ ہونیکی کمزوری کی وجہ سے چکر کھا کر فرش پر گر گئیں جس کی وجہ سے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے احباب سے ان کی کامل وعاجل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے (ڈاکٹر غلام محمد حق چک نمبر ۱۴۱ مراد ضلع بہاولنگر)

۲- میری بیگم زینت ماجد صاحبہ کا اپریشن سروسز ہسپتال میں ہوا ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور اپنے فضل سے صحت و عافیت والی لمبی اور فعال زندگی عطا فرمائے آمین (ڈاکٹر عبدالماجد حامد 7-D-B-...-فیروز پور روڈ - لاہور)

۳- میرے بہنوئی حافظ محمد اسماعیل صاحب معلم حافظ کلاس نے سول ہسپتال سرگودھا میں آنکھ کا اپریشن کروایا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین (راجہ محمد یعقوب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ساہیوال ضلع سرگودھا)

۴- میرے عزیز حبیب اللہ۔ مشتاق احمد اور محمد علیف کو ... کوٹ آغا ضلع سیالکوٹ قتل کے ایک کیس میں ملوث کر بیٹھے گئے ہیں احباب کرام ان کی باعزت بریت کیلئے دعا فرمائیں۔ (چوہدری فیروز احمد ... ٹڈو باگو سندھ)

طالبات کے لئے ڈپلومہ کورس

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں رورل ہوم اکنامکس کے لئے ایک سالہ ڈپلومہ کورس میں مندرجہ ذیل کوائف کی حامل طالبات داخلہ کیلئے درخواست دے سکتی ہیں

ایف ایس سی (پری میڈیکل) یا ایف اے ہوم اکنامکس کے ساتھ جبکہ میٹرک میں ... کیمسٹری، بیالوجی کے مضامین پڑھے ہوں کم از کم سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے تھرڈ ڈویژن والی طالبات درخواست نہ دیں عمر کی حد ۱۷-۲۳ سال ہے۔ درخواست وصول کرنے کی آخری تاریخ ۱۵ نومبر ہے اپنے تمام سرٹیفکیٹس کے ساتھ درخواست ... پر بھیجیں۔

ڈاکٹر تنویر احمد لودھی ڈائریکٹر ادارہ تعلیم و توسیع زرعی یونیورسٹی فیصل آباد داخلہ فارم زرعی یونیورسٹی سے مفت حاصل کیے جا سکتے ہیں تفصیل کیلئے پاکستان ۱۴ نومبر دیکھیں

(حافظ ... C-1 ... زرعی یونیورسٹی)

"سنبل و گل"

مذکورہ بالا عنوان سے خاکسار نے ایک کتاب شائع کی ہے جو زیادہ تر ... بزرگوار حضرت حافظ عبدالعزیز مرحوم آف سیالکوٹ چھاؤنی کی سوانح پر مشتمل ہے اس کو پڑھنے کے خواہشمند حضرات اگر ڈاک کا خرچ بھجوا دیں تو کتاب مفت بھجوائی جا سکتی ہے۔

(شبیر احمد وکیل المال اول تحریک جدید)

اظہار تشکر و درخواست دعا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری زوجہ محترمہ امۃ الحیٔ صاحبہ کے معدے سے پتہ اور پتھریاں نکالنے کا جراحی عمل کامیابی سے انجام پذیر ہوا ہے۔ جن کرم فرماؤں اور عزیزوں نے ان کی شفایابی کیلئے دعائیں کیں ہیں ان سب کا تہہ دل سے ممنون ہوں اب اس شافی حقیقی سے دعا فرمائیں کہ مریضہ کو بعد از جراحی تکالیف اور امکانی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے مکمل صحت دے جزاکم اللہ تعالیٰ

(مرزا محمد حسین ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضاں فضلِ عمر ہسپتال ربوہ

(۲۶)

محترمہ	مستنصرہ صاحبہ بنت مرزا عطاء اللہ صاحب	دارالرحمت غربی ربوہ	۱۰/-	روپے
"	امۃ الباسط صاحبہ " وارنٹ آفیسر عبدالمجید صاحب	" "	۱۰/-	"
مکرم	رضوان سجاد احمد صاحب والد ڈاکٹر رشید احمد صاحب	[illegible]	۱۱/-	"
"	قریشی محمد انور صاحب شاہد	دارالرحمت وسطی ربوہ	۱۰/-	"
"	عبدالشکور صاحب جاوید سیکرٹری مال	" "	۷۰/-	"
"	انعام یوسف صاحب	" "	۱۰/-	"
محترمہ	اہلیہ چراغ دین صاحب	" "	۱۰۰/-	"
مکرم	مجید احمد خان صاحب	" "	۲۰/-	"
محترمہ	آمنہ بیگم صاحبہ	" "	۵۰/-	"
"	راشدہ مسز مجید احمد صاحب	" "	۲۰/-	"
مکرم	مرزا عبدالسمیع صاحب صدر محلہ	" "	۱۳۵/-	"
محترمہ	امۃ الہادی بنت مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب	" "	۱۰/-	"
مکرم	قریشی محمد شفیع صاحب	" "	۲۰/-	"
"	راجہ نصیر احمد صاحب	" "	۱۰/-	"
"	محمد کریم صاحب ظفر	" "	۲۵/-	"
"	میجر عبدالحمید صاحب شرما	" "	۲۵/-	"
"	داؤد احمد صاحب ابن میجر عبدالحمید صاحب شرما	" "	۳۰/-	"
"	نصیر احمد صاحب ورک	" "	۵۰/-	"
"	ماسٹر محمد فضل داد صاحب مرحوم	" "	۲۰۰/-	"
"	پروفیسر عبدالرشید صاحب غنی	" "	۲۵/-	"
محترمہ	مسز مجید صاحبہ	" "	۲۰/-	"
مکرم	رفیق الدین صاحب شیخ	" "	۱۰/-	"
محترمہ	منیر فاطمہ صاحبہ	" "	۲۰/-	"
مکرم	مبارک علی صاحب طاہر ایم ایس سی	" "	۱۰/-	"
محترمہ	رشیدہ بنت اللہ دتا صاحب	" "	۱۰/-	"
"	اہلیہ صاحبہ شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم	" "	۱۰/-	"
"	امۃ الصبور صاحبہ	" "	۱۰/-	"
"	بیگم عبدالرشید غنی صاحب	" "	۱۰/-	"
مکرم	محمد عثمان صاحب	" "	۱۰/-	"
محترمہ	امۃ القیوم بیگم صاحبہ	" "	۴۰/-	"
مکرم	ریاض احمد صاحب	" "	۲۵/-	"
محترمہ	کریم بی بی صاحبہ	" "	۱۴۵/-	"
"	رشیدہ خاتون صاحبہ اہلیہ عبداللہ صاحب	" "	۱۰/-	"
"	مسز این کے ملک صاحبہ	دارالرحمت شرقی ربوہ	۲۰/-	"
مکرم	منیر احمد صاحب	" "	۱۱۰/-	"
محترمہ	بشریٰ ملک محمد افضل صاحب	" "	۵۰/-	"
"	حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ حاجی عبدالسمیع صاحب	" "	۵۰/-	"
"	امۃ الحکیم صاحبہ اہلیہ نعیم احمد صاحب	" "	۲۰/-	"
مکرم	عبدالمنان نعمان صاحب منشی	" "	۱۵/-	"
محترمہ	بیگم صاحبہ و بچگان میجر عبدالقادر صاحب	" "	۱۵/-	"
مکرم	ڈاکٹر نذیر احمد خان صاحب	" "	۴۵/-	"
"	نعیم الدین صاحب	" "	۱۵/-	"
محترمہ	مسز قاضی عبدالرحمان صاحب	" "	۱۰۰/-	"
"	عزیز بی بی صاحبہ بیوہ ٹھیکیدار غلام رسول صاحب مرحوم	" "	۶۰/-	"

(جاری ہے)

(بقیہ صفحہ ...)

آپؐ کی ساری ہی زندگی اس غریبانہ طور طریق کی آئینہ دار ہے۔ اسی لئے تو فرمایا "الفقر فخری" کہ غریبی ہی میرا اعزاز ہے۔ اس باب میں لکھنے والوں نے دسیوں اور بیسیوں نہیں سینکڑوں واقعات تاریخ کی زینت بنا دیئے تو یہ چند واقعات مجھے بھی پیش کرنے کی اجازت دیجئے۔

ایک مرتبہ ایک لڑائی میں تشریف لے گئے۔ حضرت عائشہؓ ساتھ نہ تھیں مدینہ میں ہی رہیں۔ کچھ عرصہ کے بعد جب آپ واپس تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ کے گھر آئے کیا دیکھتے ہیں کہ گھر میں دیوار پر کپڑا لگا ہوا ہے۔ آپؐ نے اسے دیکھتے ہی پھاڑ دیا اور حضرت عائشہؓ سے کہا کہ اے عائشہ خدا نے دولت اس لئے نہیں دی کہ ہم ان اینٹ پتھروں یا لکڑیوں کو کپڑے پہنائیں۔

ایک دفعہ کسی نے کمخواب کی قبا بھیجی۔ آپؐ نے پہن لی لیکن پھر خیال آیا تو اتار دی اور حضرت عمرؓ بن الخطاب کو بھجوا دی۔ عمرؓ اپنے خاندان کے رئیس اور سردار اور پھر خوش پوش اور خوش خوراک لیکن اسلام لانے کے بعد تو دنیا میں رہتے ہوئے بھی دنیا سے بیگانہ تھے۔ اس قبا کو دیکھ کر رو پڑے اور روتے روتے آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا حضور! جس قبا کو سردارِ دو جہاں نے ناپسند فرمایا وہ اپنے جاں نثار عمر کو کیوں بھجوا دی؟ کیا حضور کے غلام کی جرأت ہے کہ اس قبا کو پہن لے جو آقا نے پسند نہیں کی۔ حضورؐ نے عمرؓ کی طرف نگاہ کی اور فرمایا عمر! میں جانتا تھا کہ تم اسے نہیں پہنو گے۔ میں نے تو یہ اس لئے تمہارے پاس بھجوائی تھی کہ اسے فروخت کر دو۔ عمر بازار گئے اور اسے فروخت کر دیا۔ یہ چند درہموں کا مال نہیں تھا۔ دو ہزار میں بکی۔

اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو وفات کی اطلاع قبل از وقت دے دی اور آپؐ نے اشارۃً اپنے صحابہؓ کو اس خبر سے باخبر بھی کر دیا جسے صرف حضرت ابوبکرؓ ہی سمجھ پائے تھے اور آخری بیماری نے جب بہت شدت اختیار کر لی اور تکلیف بڑھ گئی تو عین کرب اور بے چینی کی شدت میں کبھی چادر اپنے منہ پر ڈال لیتے اور کبھی گھبرا کر الٹ دیتے۔ اُس گھڑی یاد آیا کہ اس دنیا کا کچھ مال گھر میں پڑا رہ گیا ہے اور وہ چند اشرفیاں تھیں جو آپؐ نے حضرت عائشہؓ کے پاس رکھوائی تھیں۔ انہیں بلایا اور پوچھا عائشہ وہ چند اشرفیاں تمہیں رکھنے کے لئے دی تھیں وہ کہاں ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ فلاں جگہ رکھی ہیں۔ فرمایا عائشہ! کیا محمدؐ اپنے خدا سے بدگمان ہو کر ملے گا؟ یہ دنیا کا مال ہے۔ جاؤ یہ اللہ کی راہ میں خیرات کر دو۔ محمدؐ سے محبت کرنے والی عائشہؓ گئیں اور سب کی سب اشرفیاں خیرات کر کے آگئیں۔

دنیا کا مال جمع کرنے والے شاید ان چند واقعات میں اپنے لئے عبرت کے نشان دیکھ لیں۔

ان چند سطروں کا لکھنے والا ان کے پڑھنے والوں سے صرف یہ درخواست کرتا ہے کہ لکھنے والے کے لئے دعا کریں کہ ربّ رحیم و کریم اُسے بھی ان واقعات سے سبق سیکھنے کی توفیق بخشے۔ اُس کی خطاؤں پر اپنی رحمت کی چادر ڈال دے اور اس کے بے حساب گناہوں کو اپنی بے حساب بخشش سے معاف فرما دے۔

اعلانِ نکاح

مکرم سید محمد الیاس شاہ صاحب ابن سید سلیم شاہ صاحب مرحوم آف حیدرآباد سندھ کا نکاح اڑھائی ہزار روپیہ حق مہر پر عزیزہ سیدہ تہذیب النساء بنت سید ظہور حسین شاہ صاحب مرحوم چک ۱۱۶ جنوبی سرگودھا کے ساتھ قرار پایا۔ اس نکاح کا اعلان مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے برمکان سید ڈاکٹر غلام غوث شاہ صاحبؓ مرحوم دارالرحمت وسطی ربوہ مورخہ ۸/۱۱/۸۰ کو کیا۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے مبارک و بابرکت فرما کر مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(مرزا [illegible] گاڑھی کھاتہ حیدرآباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ کا خطاب

(بقیہ صفحہ اوّل)

کہ ہماری جماعت کے ہر مرد و زن کو اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ جھکا رہنا چاہیئے۔

حضور نے تعلیمی منصوبے کی بعض تفاصیل بتاتے ہوئے فرمایا کہ اس کا مقصد یہ ہے کہ کوئی احمدی طالب علم اور طالبہ میٹرک سے پہلے پڑھائی نہ چھوڑے۔ حضور نے فرمایا کہ ابھی بعض مجبوریوں کی وجہ سے لڑکیوں کو صرف مڈل تک پابند کیا گیا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی لڑکی اگر میٹرک تک پڑھ سکتی ہے تو وہ نہ پڑھے۔ حضور نے فرمایا کہ اسلامی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے وہ جو کچھ حاصل کر سکتی ہے ضرور کرے۔

حضور نے فرمایا اس منصوبے کی ایک شق کے تحت میں نے یہ اعلان کیا تھا کہ بورڈ اور یونیورسٹیوں کے امتحانوں میں اوّل دوم اور سوم آنے والوں کو تمغہ جات دیئے جائیں گے۔ اوّل آنے والے کا تمغہ ایک تولہ خالص سونا ہوگا۔ حضور نے فرمایا کہ کوئی دو ہزار چند سو کا ایک تمغہ بنتا ہے۔ اس لئے کسی نے کہا کہ اگر سو احمدی اوّل آئیں تو ڈھائی لاکھ روپیہ تو اس پر یونہی خرچ ہو جائے گا۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے ایسا کہنے والے کو جواب دیا کہ جو خدا ہمیں ایک سو ذہن دے گا وہ تمغے دینے کے لئے ڈھائی لاکھ روپیہ نہ دے سکے گا؟

اس کے بعد حضور نے مختصراً بتایا کہ چودھویں صدی نے ہمیں کیا کیا انعامات دیئے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ نے مجھے بتایا ہے کہ پندرھویں صدی میں کیا کچھ ہونے والا ہے۔ اور آپ اور آپ کی نسلیں دیکھیں گی انشاء اللہ کہ یہ سب کچھ کس طرح رونما ہوتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب سے قبل صدر لجنہ اماء اللہ حضرت سیدہ اُم متین صاحبہ مدظلہا العالی نے حضور کی خدمت میں کامیاب و کامران دورے سے واپسی پر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے ایڈریس پیش کیا جس میں حضور کے دورے کی عظیم الشان کامیابیوں کا ذکر کیا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ انہیں ہر حال میں خلافت سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

حضور نے خطاب کے بعد دعا کروائی اور اس کے بعد حضور رخصت ہوئے۔ دوران خطاب حضور نے اعلیٰ پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات کو تمغے دیئے۔

جماعت احمدیہ کا ۸۸ واں جلسہ سالانہ

۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۵۹ ہش / دسمبر ۱۹۸۰ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا ۸۸ واں جلسہ سالانہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ فتح ۱۳۵۹ ہش (مطابق ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۸۰ء) بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

کمزور بچے اکثر بیمار!
توانا بچے اکثر صحت مند!

BABY TONIC. بے بی ٹانک

- کمزور اور سوکھے بچوں کے لئے
- بچوں کے اسہال قے اور بدہضمی کے لئے
- دانت نکالنے کے زمانہ کی تکالیف کے لئے
- موٹے پلپلے ڈھیلے ڈھالے کمزور ہڈیوں والے بچوں کے لئے
- رونے والے ضدی چڑچڑے بچوں کا مزاج ٹھیک کرنے کے لئے

قیمت ۱۰۰ ٹیبلٹس -/۵ لٹریچر مفت

… پاکستان، لاہور، کراچی ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

نکاح کی تقریب سعید

یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۴ نومبر ۱۹۸۰ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں صاحبزادی شاہدہ شیبا سلمہا بنت محترم ڈاکٹر بریگیڈیر مبشر احمد صاحب (ریٹائرڈ) کا نکاح کیپٹن دبیر احمد صاحب سلمہ ابن محترم کرنل پیر ضیاء الدین صاحب (ریٹائرڈ) کے ہمراہ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

عزیزہ صاحبزادی شاہدہ شیبا سلمہا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی پوتی اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نواسی ہیں۔ اسی طرح عزیز دبیر احمد سلمہ حضرت پیر اکبر علی صاحب مرحوم کے پوتے اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کے نواسے ہیں۔

ادارہ الفضل نکاح کی اس تقریب سعید پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ، محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ نیز محترم پیر ضیاء الدین صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور احباب جماعت سے دعا کی تحریک کرتے ہوئے خود بھی دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے مبارک کرے۔ اور اسے اپنے فضل سے مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدامِ ختم المرسلیں
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاکِ راہِ احمدِ مختار ہیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اس راہ پر قربان ہے

(ازالہ اوہام حصہ دوم)

یہ وہ پیارا مذہب ہے۔ جس کی تبلیغ و اشاعت ہم نے اکناف عالم میں کرنی ہے۔ اسی کے لئے مساجد تعمیر ہو رہی ہیں۔ انوار قرآنی کی کثرت سے اشاعت ہو رہی ہے۔ لامذہب اور ایک سے زائد خدا ماننے والے خدا تعالیٰ کی وحدانیت کے قائل ہو کر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو رہے ہیں۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ بھی اسی عظیم مہم کا ایک حصہ ہے۔ اسے کامیاب بنایئے۔ اور جماعت احمدیہ کا کوئی کمانے والا فرد ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو اس مبارک تحریک میں شامل نہ ہو۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

درخواست دعا: میرا نواسہ یحییٰ وسیم چند دنوں سے بعارضہ بخار اور اسہال بیمار ہے۔ احباب سے عزیز کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (احمد حسین ہیڈ کاتب الفضل)

ضرورت سیلزمین

لاہور چھاؤنی میں ایک جنرل سٹور پر سیلزمین کی ضرورت ہے خواہشمند افراد امیر صاحب مقامی یا صدر صاحب کی سفارش کے ساتھ ۲ بجے بعد دوپہر سے رات ۸ بجے تک خاکسار کو مندرجہ ذیل پتہ پر ملیں یا بذریعہ خط و کتابت رابطہ پیدا کریں۔

منصور احمد مبشر جنرل سٹور، نزد شیرپاؤ پل، عابد مجید روڈ۔ لاہور کینٹ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴